www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند اور مولانا محمد یعقوب نانوتوی نے حلقہ علم و ادب میں بلند نام حاصل کیا ہے۔ مولانا مملوک علی (م ۱۸۵۱ء) دہلی کالج میں عربی زبان و ادب کے استاد تھے۔ ان سے سینکڑوں طلبہ نے استفادہ کیا اور ملک و قوم کی تعمیر و ترقی میں کوشاں رہے۔

مولانا محمد یعقوب نانوتوی، انہی مولانا مملوک علی کے فرزند ارجمند تھے۔ مولانا یعقوب، حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے خلیفہ اور صوفی منش بزرگ تھے۔ وہ دارالعلوم کے صدر مدرس بھی رہے تھے اور اس نسبت سے ان کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع ہے۔

زیرنظر تالیف بنیادی طور پر مولانا محمد یعقوب نانوتوی کی سوانح عمری ہے ضمنی طور پر مولانا مملوک علی نانوتوی کا تذکرہ لکھا گیا ہے۔ مؤلف نے ان کے عہد کے حالات پر بھی تفصیل سے گفتگو کی ہے۔ مثال کے طور پر "جہاد آزادی ۱۸۵۷ء" میں علمائے دیوبند کی شرکت پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے مؤلف نے بعض مقامات پر اپنے حالات کو بھی شامل کرنا ضروری خیال کیا ہے۔

"سیرتِ یعقوب و مملوک" قدیم انداز میں لکھی گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ اس انداز تالیف میں بہت سی خوبیاں ہیں مگر زمانے کے تقاضے کو نظر انداز کرنا درست نہیں ہے۔ مولانا محمد یعقوب کے علم و عمل، طب و شاعری پر علیحدہ علیحدہ ابواب میں گفتگو کی گئی ہے اور بحیثیت مجموعی یہ حصہ جاندار ہے۔

(۳)

نام کتاب :- از خوانسار تا خراسان

مؤلف و ناشر:- محمد حسین تسبیحی ۱۸۴- خیابان راشد منہاس ، راولپنڈی

صفحات :- ۴۳۶ قیمت :- ۲۵ روپے

ایرانی فاضل جناب محمد حسین تسبیحی ان جوان سال و جوان حوصلہ افراد میں سے ہیں جن کی زندگی کا مقصد علم و ادب کی خدمت ہے۔ اِن دنوں موصوف مرکز تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان راولپنڈی میں ناظمِ کتب خانہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ کتب خانہ کے شعبۂ مخطوطات کی فہرست سازی ان کی توجہ کا مرکز ہے۔ دو ضخیم جلدیں" فہرست نسخہ ہائے خطی کتب خانہ گنج بخش" کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔ تیسری جلد زیرطبع اور باقی زیرتسوید و ترتیب ہیں۔

جناب تسبیحی کو پاکستان اور اہل پاکستان سے بے پناہ محبت ہے۔ انھوں نے پاکستان کے اڑھائی سالہ قیام میں خیبر سے کراچی تک سفر کیا۔ اہلِ علم کی صحبت سے استفادہ کیا اور ان کے کتب خانوں کو دیکھا۔ پاکستان کی ثقافت و تہذیب پر مضامین قلمبند کئے۔ گذشتہ سال پاکستان سے

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ